118115 - چالیس برس عمر ہونے کے بعد اپاہچ بچہ پیدا ہونے کے ڈر سے اولاد پیدا نہ ہونے دینے کا حکم

سوال

چالیس برس کی عمر کے بعد عورت کے لیے اپنے آپ کو اولاد پیدا نہ کرنے دینے کا حکم کیا ہے، کیونکہ نئی سرچ کے مطابق اس عمر کے بعد بچہ پیدا ہونے سے اپاہچ ہو سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

طبی طور پر پنتیس برس کے بعد حمل خطرناك شمار ہوتا ہے؛ کیونکہ اس مرحلہ کی عمر میں حمل کابوجھ خطرناك ہوتا ہے چاہیے وہ طبی ہو یا ولادت کے دوران خطرہ بڑھ جاتا ہے، اسی طرح بچے کو موروثی بیماري لگنے کے بھی امکانات زیادہ ہو جاتے ہیں.

دیکھیں: Chervenak JL and Kardon NB (1991): Advancing maternal age: the actual risks.Female patient. Nov;16(11):17-24) .

اور ہر برس عورت کی عمر زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ خطرات بھی بڑھ جاتے ہیں، حتی کہ یہ خطرات پچاس برس کی عمر کے بعد تو انتہائی صورت اختیار کر لیتے ہیں.

دیکھیں: Donoso E and Carvajal JA(2008): Maternal, perinatal and infant outcome of spontaneous pregnancy in the sixth decade of life. Maturitas. May 13.

بڑی عمر میں حمل ٹھرنے مختلف بیماریاں بڑھ جاتی ہیں جن میں حاملہ عورت کو بلڈ پریشر اور شوگر بڑھ جاتی ہے، پنتیس برس سے بڑھی عمر کی عورتوں میں تقریبا چھ فیصد عورتیں (1.3 %) اس عمر سے کمر عمر کی بنسبت زیادہ پائی جاتی ہے، سرچ کے مطابق یہی معلوم ہوا ہے:

Jacobsson B, Ladfors L, Milsom I: Advanced maternal age and adverse perinatal outcome. Obstet Gynecol. 2004 Oct;104(4):727-33.)

Jane Cleary-Goldman, Fergal D. Malone, John Vidaver,et.al.: Impact of Maternal Age on Obstetric)

Outcome. Obstetrics & Gynecology 2005;105:983-990 . 2005 by The American College of (Obstetricians and Gynecologists

اسی طرح پچاس برس کی عمر کے بعد بہت زیادہ نسبت سے بڑھ جاتی ہے.

دیکھیں: Hamisu M. Salihu, M. Nicole Shumpert, Martha Slay,et al.(2003): Childbearing Beyond Maternal Age 50 and Fetal Outcomes in the United States. Obstetrics & Gynecology;102:1006-1014

اس کے ساتھ ساتھ اثنائے حمل ہاسپٹل میں داخل ہونے کی جو ضرورت ہوتی ہے وہ پچاس برس کی عمر سے اوپر تریسٹھ فیصد (63 %) جبکہ اس سے کم عمر میں بائیس فیصد (22 %) ہوتی ہے.

دیکھیں: Michal J. Simchen, Yoav Yinon, Orit Moran, et al (2006): Pregnancy Outcome After Age 50 ..Obstetrics & Gynecology;108:1084-1088

ولادت کی مشکلات:

ماں کی عمر کا زیادہ ہونا طبعی ولادت کی کمزوری اور آپریشن کے ذریعہ ولادت بڑھ جانے کا باعث ہے؛ ایک سرچ کے مطابق چالیس برس کی عمر سے زائد عورتوں میں ولادت آپریشن کے ذریعہ ولادت اکسٹھ (61 %) فیصد تک جا پہنچتی ہے (مثلا کا Obstetrical forceps استعمال) تک ہوتا ہے، جبکہ کم عمر میں یہ تناسب پنتیس فیصد (35 %) ہے.

دیکھیں: WILLIAM M. GILBERT, THOMAS S. NESBITT, and BEATE DANIELSEN(1999): Childbearing .Beyond Age 40: Pregnancy Outcome in 24,032 Cases .Obstetrics & Gynecology;93: 9-14

- (Down Syndrome) جیسی منگولی بچہ بیماری میں اضافہ:

عورت کی جتنی عمر زیادہ ہوتی جاتی ہے اسی طرح ہر بر ساس بیماری میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور نئے اعداد و شمار یہ ثابت کرتے ہیں کہ چالیس برس سے زیادہ والی عورت کو یہ بیماری تیس برس سے نیچلی عمر والی عورتوں کی بنسبت نو فیصد زیادہ ہوتی ہے.

جبکہ چالیس برس میں ایک فیصد سے کم اور چالیس برس سے زیادہ میں تین فیصد تک جا پہنچی ہے، لیکن ابھی تک اس نسبت میں ماں کی عمر زیادہ ہونے میں بیماری کا اضافہ ہونے کے اسباب و عوامل واضح نہیں ہو سکے.

دیکھیں: Yana Mikheeva : Pregnancy After 35 Years : www. Safepregnancy.com)-

McNally RJ, Rankin J, Shirley MD, et al.(2008): Space-time analysis of Down syndrome: results - consistent with transient pre-disposing contagious agent. Int J Epidemiol. May 8.

اس کے ساتھ ساتھ موروثی بیماریوں کے لگنے کی فرصت اور میڈیکل مشکلات میں اضافہ ہو جاتا ہے، جن کی وجہ سے ماں اور بچہ دونوں ایک ہی وقت میں متاثر ہوتے ہیں، جن کی واقفیت مخصوص میڈیکل سرچ کے لیے کی جا سکتی ہے، جن میں بعض کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں.

لیکن جس سوال کی طرف ہمارا متنبہ ہونا ضروری ہے کہ: ان اعداد و شمار کا معنی کیا ہے ؟

کیا اس کا معنی یہ ہے کہ یہ اعداد و شمار عمر کے اس مرحلہ میں عورتوں کو حمل سے روکنا ہے ؟

اس کا جواب دینے سے قبل یہاں ہم ایک چیز کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ دور قدیم میں نسوی امراض اور ولادت کے ماہر اطباء کے ہاں حمل کے لیے بہتر عمر بیس سے تیس برس تھی، اور تیس سے چونتیس برس کی عمر میں کچھ غلط نتائج کا احتمال تھا، اور چونتیس سے انتالیس برس کی عمر میں حمل غیر مرغوب تھا، اور چالیس برس کی عمر سے اوپر حمل سے اجتناب کرنا ضروری تھا.

لیکن میڈیکل کی ترقی اور آلات و وسائل میں جدت آنے اور خاص کر حمل کی دیکھ بھال کے وسائل اور مختلف ا مراض کا وقت سے قبل انکشاف کیے جانے کی وجہ سے یہ نظریہ اب بہت زیادہ تبدیل ہو چکا ہے.

اور عملی طور پر واقعات بھی اس کی گواہی دیتے ہیں؛ وہ اس طرح کہ یورپی اعداد و شمار اور سروی کے مطابق یورپ میں تیس برس کی عمر سے زیادہ میں حمل بڑھ گیا ہے، اور اس کے کئی ایک اسباب و عوامل ہیں:

مثلا: شادی دیر سے ہونا، اور عورت کا اپنی ملازمت کا اہتمام کرنا، اور شادی کے بعد پہلے حمل میں زیادہ مدت کا وقفہ اس کے ساتھ ساتھ طلاق جیسے واقعات کی کثرت.

دیکھیں: Francis HH(1985): Delayed childbearing. IPPF Med Bull. Jun;19(3):3-4.-

اسی لیے اس وقت اس اہم معاملہ میں سرچ و بحث کی طرف نظریں اٹھ رہی ہیں کہ:

آیا اس عمر میں حمل کی صورت میں عورت کو خطرات کا سامنا ہے یا نہیں ؟

اس کا جواب ہمیں (Chervenak JL) اور (Kardon NB) دونوں نے دیا ہے، ان دونوں کے سروے کے مطابق یہ واضح ہوا ہے کہ تیس برس کی عمر سے اوپر - عام طور پر یورپ میں - میں حمل کا تناسب بہت زیادہ بڑھ گیا ہے.

اور اس بحث کے آخر میں جبکہ ہم عمر کے مختلف مراحل میں حمل کے خطرات کا مختلف جوانب سے احاطہ کرنے اور جواب دینے کے بعد یہ دونوں ہی ایک حرفی بات کہتے ہیں:

" اس کے باوجود کہ یہ خطرات کا تناسب زیادہ ہے لیکن پھر بھی پنتیس برس کے زائد کی عورتوں کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنی زیادہ عمر کو بچے پیدا کرنے میں مانع بنائیں، اور ڈاکٹروں کو چاہیے کہ وہ حمل کی دیکھ بھال کے بعد ولادت کے لازمی معاملات پورے کریں. اھ

دیکھیں: Chervenak JL and Kardon NB (1991): Advancing maternal age: the actual

. (risks.Female patient. Nov;16(11):17-24

اوپر بیان کیے گئے میڈیکل نوٹس جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ ڈاکٹر محمد فرحات کے جمع کردہ ہیں.

اوپر جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس کی بنا پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پنتیس برس حتی کہ چالیس برس کی عمر کے بعد حمل میں اس طرح کے خطرات نہیں ہیں جن کا تصور ہم کرتے ہیں، اس عمر میں ہر حاملہ عورت کو پریشانی ہو گی، خاص کر اس وقت تو میڈیکل لائف بہت ترقی کر چکی ہے اور اس میں جدت پیدا ہو چکی ہے؛ آخری سرچ کے مطابق یہ ہے ہم سے یہ چیز مطالبہ کرتی ہے کہ: ہم لوگ اس معاملہ میں میڈیکل دیکھ بھال زیادہ کریں؛ جو کہ بالکل اصل میں اولاد پیدا کرنے میں مانع نہیں ہے.

اور اگر کوئی مخصوص حالت ہو جسے اس کی خصوصیات حاصل ہوں، یا پھر اس عورت کو کچھ مخصوص خطرات اور خدشات ہوں، یا اس عورت کی طبی حالت مخصوص ہو جس کی بنا پر یہ چیز اس کی مشکلات میں اضافہ کا باعث بنے تو ان حالت کے پیش نظر حمل ٹھرانے میں وقفہ کرنے یا اس خاص حالت کی بنا پر حمل نہ ٹھرانے کا فیصلہ کرنے میں مانع نہیں جبکہ خاوند اور بیوی دونوں اپنی مصلحت کو مدنظر رکھیں اور جو مناسب سمجھیں فیصلہ کریں.

مجمع فقہ الاسلامی کمیٹی کی قرار میں درج ہے:

" مجمع فقہ اسلامی کے ممبران اور اس (نسل منظم کرنے) موضوع کے ماہرین کی جانب سے پیش کردہ رپورٹس دیکھنے اور اس کے متعلق کیے گئے مناقشات سننے کے بعد.

اور اس بنا پر کہ شریعت اسلامیہ میں نکاح کے مقاصد میں اولاد پیدا کرنا، اور نوع انسانی کی حفاظت کرنا ہے، اور اس اہم مقصد کو ختم نہیں کیا جا سکتا؛ کیونکہ اس مقصد کو ختم کرنا نصوص شرعیہ کے مخالف ہیں جن میں کثرت نسل اور اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کا اشارہ کیا گیا ہے، کہ نسل کی حفاظت ان پانچ کلیات میں شامل ہے

جس کی دیکھ بھال کا شریعت حکم دیتی ہے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ:

اول:

کوئی بھی ایسا قانون جاری کرنا جائز نہیں جو خاوند اور بیوی کے لیے اولاد پیدا کرنے کی آزادی کو سلب کر کے تحدید نسل کرنے کا باعث ہو.

دوم:

مرد یا عورت میں اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کو ختم کرنا حرام ہے، اور یہ بانجھ پن کے نام سے معروف ہے، جب تك اس کو ختم کرنے کے لیے شرعی اصولوں اور معیار کے مطابق کوئی ضرورت پیش نہ آ جائے.

سوم:

اولاد پیدا کرنے میں وقتی اور مدت میں کنٹرول کرنا جائز ہے تا کہ حمل میں وقفہ زیادہ ہو، یا پھر جب کوئی شرعی اصول کے مطابق ضرورت پیش آ جائے اور خاوند و بیوی اس کو چاہیں تو وقتی طور پر حمل نہ ٹھرنے دینا جائز ہے، اس میں دونوں کا مشورہ اور رضامندی ضروری ہے، اور شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کوئی نقصان و ضرر نہ ہوتا ہو، اور پھر وسیلہ بھی مشروع ہو، اور ٹھرے ہوئے حمل پر زیادتی نہ کی گئی ہو " انتہی

دیکھیں: میگزین مجمع الفقہ عدد نمبر (5) جلد اول صفحہ (748).

واللہ اعلم .